جامعہ اشرفیہ حضور حافظ ملت کی ۴۰ سالہ بے مثال قربانیوں کا ثمرہ: مولانا مقبول مصباحی

عرس حضور حافظ ملت کے موقع پر منعقد اجلاس عام سے علماء مشائخ کا خطاب، المجمع الاسلامی کے سمینار ہال میں 'اکیسویں صدی کے فارغین اوران کی منصبی ذمہ داریاں' کے موضوع پر محفل مذاکرہ، دن بھر زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری رہا

رحمت اللہ مصباحی

مبارک پور، اعظم گڑھ: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور مشہور عالم ربانی جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ مفتی عبدالعزیز محدث مبارک پوریؒ کی چالیس سالہ بے مثال قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ چنانچہ حافظ ملت اپنی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ میں نے الجامعۃ الاشرفیہ کو اپنا پسینہ نہیں خون جگر پلایا ہے۔

مذکورہ خیالات کا اظہار اسلامی ریسرچ اسکالر علامہ مقبول احمد سالک مصباحی بانی و مہتمم جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نئی دہلی نے جامعہ جامعہ اشرفیہ کے وسیع احاطہ میں منعقدہ عرس حافظ ملت کے اجلاس عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا نے کہا کہ جامعہ اشرفیہ ہندوستان کے مسلمانوں کا بہت بڑا تعلیمی مرکز ہے۔ ملک کے کونے کونے سے ہزاروں طلبہ یہاں آکر دینی اور دنیاوی علم حاصل کرتے ہیں۔ مولانا نے فارغ ہونے والے نوجوان علماء کی طرف سے درجنوں کتابوں کی اشاعت پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ان کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ اشرفیہ مسلک عشق و عرفان چودہ سو سالہ طویل شاندار اسلامی تاریخ کو محیط ہے۔ روز اول سے ہی اکابر علماء اور قائدین ملت بالخصوص سرکار مفتی اعظم ہند بریلی شریف اور حضور احسن العلماء مارہرہ شریف نے اسے اپنی دعاؤں سے نوازا ہے۔ الجامعۃ الاشرفیہ کی آبیاری اور اس کے شاندار قدیمی تعمیری منصوبوں کی تکمیل امت مسلمہ کے سر پر قرض ہے اور اس قرض کو مسلمانان ہند اتارنے کا ہنر اچھی طرح سے جانتے ہیں۔

ان کے علاوہ مولانا شہباز مصباحی ازہری، مولانا توصیف رضا مصباحی سنبھل، مولانا حبیب اللہ بیگ ازہری استاذ جامعہ اشرفیہ، مولانا جمال حبیبی بکارو، مولانا احمد رضا ممبئی اور ممبر آف پارلیمنٹ علامہ عبید اللہ خان اعظمی وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں شہزادۂ حافظ ملت علامہ شاہ عبدالحفیظ کی رقت آمیز دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مزار پر چادر پوشی کیلئے جاتے ہوئے زائرین

واضح رہے کہ حضور حافظ ملتؒ کا ۴۰واں دو روزہ عرس نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ عرس کے دوسرے دن بھی ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے علماء و مشائخ کے علاوہ عام عقیدت مندوں کا اژدھام نظر آیا۔ امام احمد رضا لائبریری میں دعوت اسلامی کی طرف سے دینی کتابوں کی نمائش لگی تھی جس میں بطور خاص اعلیٰ حضرت کی تصنیفات قابل دید تھیں۔ دوسری طرف دعوت اسلامی کے مبلغین پنج وقت نماز کے لیے ہر ہاسٹل، قیام گاہ اور عزیزی کتاب میلے میں 'چلو نماز کی طرف' کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔ اس موقع پر 'مناقب امام اعظم ابوحنیفہ عربی زبان میں اور مجلس شرعی کے فیصلے، جس میں مجلس شرعی مبارک پور کے تحت منعقد ہونے والے بیس سمیناروں کے شرعی فیصلے جمع کر دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ جامعہ اشرفیہ میں زیر تعلیم تیس سے زائد فارغ ہونے والے علماء کی کتابوں کا اجرا بھی بدست علامہ عبدالحفیظ سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ ہوا۔ چالیسویں عزیزی کتاب میلہ میں بریلی، دہلی، ممبئی، مالیگاؤں، کلکتہ، پٹنہ، الہ آباد، گھوسی، اور مبارک پور کے متعدد کتب خانے کے اسٹال لگائے گئے تھے۔ دینی کتابوں کا یہ میلہ حضور حافظ ملت کے پہلے عرس سے ہی پابندی کے ساتھ لگ رہا ہے۔

دوسری جانب المجمع الاسلامی کے سمینار ہال میں 'اکیسویں صدی کے فارغین اور ان کی منصبی ذمہ داریاں' کے موضوع پر ایک محفل مذاکرہ کا انعقاد ہوا، جس میں ہندوستان کے تقریباً تمام صوبوں کے نمائندے، علما و مشائخ طریقت اور اکیسویں صدی کے فارغین شریک ہوئے۔ محفل مذاکرہ میں خطاب کرتے ہوئے محمد ظفرالدین برکاتی مدیر ماہنامہ کنز الایمان دہلی نے کہا کہ حافظ ملت کا یہ قول 'ہر مخالفت کا جواب کام ہے' اسے ہم محض روایت کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے اوپر ہمارا عمل نہیں۔ واضح رہے کہ پنج وقتہ نمازوں میں زائرین مسجد کی طرف بڑے ذوق وشوق کے ساتھ روانہ ہوتے نظر آئے۔ زائرین کے اژدھام کی وجہ سے جامعہ کے تمام وضو خانے، حوض تنگ پڑ گئے تھے۔ زائرین کے مطابق انتظامیہ کو وضوخانوں میں اضافہ کرنا چاہئے تاکہ زائرین کو وضو کے لیے دقتیں نہ اٹھانی پڑے۔

اس موقع پر شہزادۂ امین ملت مولانا سید محمد امان میاں قادری برکاتی، علامہ احمد القادری امریکہ، علامہ بدرالقادری ہالینڈ، مولانا افروز احمد افریقہ، رئیس القلم علامہ یٰسین اختر مصباحی، مولانا ادریس بستوی، مولانا معین علیمی ممبئی، مولانا محمد علی ممبئی، مولانا شبیر احمد کولکاتہ، مولانا ایاز احمد پونہ، مولانا جمال حبیبی بکارو وغیرہ کے علاوہ سیاسی و سماجی لیڈران اور قصبہ کی معزز شخصیات خاص طور سے موجود تھیں۔